145724 ـ خاوند اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا اور بیوی کے لیے مال جمع نہیں کرتا

سوال

میں شادی شدہ ہوں شادی کے وقت میں رہائش اور گھریلو ساز و سامان اور دلہن کو دیا جانے والے سونے سے دستبردار ہو گئی تھی کیونکہ میرا خاوند باہر کے ملک میں ملازمت کرتا تھا، چنانچہ عفت اختیار کرتے ہوئے شادی کی موافقت کر لی کہ میں خاوند کے ساتھ باہر کے ملک جانے کے معاملات حل ہونے تک سسرال والوں کے ساتھ رہونگی.

لیکن کچھ ہی عرصہ قبل جب میں نے خاوند سے تنخواہ کے بارہ میں دریافت کیا تو حیران رہ گئی کہ وہ تو اپنے امیر ترین شادی شدہ بھائی کا تعاون کرتا ہے، اور اسی طرح وہ اپنے سارے خاندان کی معاونت کرتا ہے، حالانکہ ہمیں اپنا مکان بنانے کے لیے مال کی زیادہ ضرورت ہے.

جب میں نے ایسا کرنے کی مخالفت کی تو خاوند نے ایسے معاملہ میں دخل دینے کا الزام لگایا جو میرے ساتھ خاص نہیں، اور کہنے لگا کہ اسے اپنے گھر والوں کے لیے خیر و بھلائی کرنی چاہیے، اس کے لیے رہائش اور سونا مہیا کرنا لازم ہے، اس کے بعد مجھے خاوند کے مخصوص معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں.

میرا سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ میں میرا خاوند کی مخالفت کرنا غلطی تو نہیں، کیا اس سے اللہ تعالی ناراض تو نہیں ہوگا ؟

میرا خاوند مجھ سے دور ہو اور میں اس کی جدائی برداشت کرتی پھروں اور میں اس کی ممد و معاون بنوں، اور اپنے میکے سے دور رہوں، لیکن اس عرصہ میں اس کا بھائی میرے خاوند کے مال سے فائدہ حاصل کرتا پھرے، حالانکہ خاوند کا بھائی اچھا خاصہ امیر اور دولتمند بھی ہے، کیا میرا خاوند اس مال کا زیادہ حقدار نہیں ہے ؟

اور اگر خاوند کی ضروریات سے مال زیادہ ہے تو اسے اپنے فائدہ کے لیے جمع کرنا چاہیے تھا تا کہ بعد میں بوقت ضرورت استعمال کر سکے، یا پھر کسی مستحق اور فقیر شخص پر صدقہ کر دے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرا خاوند صحیح کر رہا ہے یا نہیں ؟

خاوند اپنے خاندان والوں کی محبت کے لیے مال صرف کرتا ہے، میرے خیال میں خاوند مجھ پر ظلم کر رہا ہے، اگر میرے خاوند کے پاس مال زیادہ ہے تو فقیر شخص اس کا زیادہ محتاج ہے، یا پھر میں، آپ ہم دونوں میں سے کسے صحیح خیال کرتے ہیں، اور اگر میرا خاوند صحیح ہے تو آپ مجھے کیا نصحیت کریں گے تا کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو معاف و درگزر کر دیں، اور میں بھی اس کے اجروثواب میں شریک ہو سکوں، اور اگر میں صحیح ہوں تو آپ کیا کہتے ہیں ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ نے اپنے خاوند كى معاونت كر كے اور اس كى حالت پر راضى ہو كر اور اس كے قليل مال پر صبر كر كے بہت اچھا كام كيا اللہ تعالى آپ كو اس كا اجروثواب عطا فرمائے، اور آپ كى خوشى و سعادتمندى ميں اور اضافہ فرمائے.

دوم:

آپ كے خاوند كا اپنے گھر والوں اور اپنے بھائى كے ساتھ حسن سلوك كرنا اور ان كا اہتمام كرنا اور انہيں دينے كے ليے اپنى تنخواہ سے بچانا آپ كے خاوند كى نيكى و كرم اور حسن اخلاق كى دليل ہے، كيونكہ صلہ رحمى تاكيد اطاعت ميں شامل ہوتى ہے، اور پھر اقرباء و رشتہ داروں كے ساتھ نيكى و حسن سلوك كرنا تو صدقہ اور صلہ رحمى بھى ہے.

سلمان بن عامر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مسكين پر صدقہ تو صرف صدقہ ہے، ليكن رشتہ دار پر صدقہ كرنا دو چيزيں ايك تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمى ہے "

سنن نسائى حديث نمبر (2582) سنن ترمذى حديث نمبر (658) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1844) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح نسائى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس ليے جب آپ كا خاوند آپ كے واجب نفقہ ميں كمى و كوتاہى كا مرتكب نہيں ہوتا تو آپ كے خاوند كو اپنے خاندان والوں كى معاونت اور عزت و اكرام اور ان كے ساتھ حسن سلوك كرنے پر ملامت نہيں كى جائيگى، اور يہ آپ كى ليے اور اس كا اپنے آپ پر ظلم شمار نہيں كيا جائيگا.

اور يہ كہ وہ اپنے مالدار بھائى كا تعاون كرتا ہے كوئى فقير نہيں، بلكہ بہت سارے فقراء تعاون كے زيادہ محتاج ہيں، اس كا يہ معنى نہيں كہ آپ كا خاوند غلط كر رہا ہے، كيونكہ صلہ رحمى اور رشتہ داروں كو مال دينے فقراء كے ساتھ مخصوص نہيں بلكہ غريب يا مالدار رشتہ دار كى مالى معاونت كرنے ميں بہت زيادہ اجروثواب يعنى صلہ رحمى كا ثواب ہے.

اس لیے آپ خاوند کے اس تصرف پر خاوند کی مخالفت مت کریں، بلکہ آپ کو نرمی اور حکمت کے ساتھ خاوند کی توجیہ کا حق حاصل ہے کہ آپ زمین یا رہائش کے محتاج ہیں وہ خریدی جائے، اور اقرباء کی معاونت بھی کرتے رہیں، لیکن آپ اس مسئلہ کو زیادہ مت ابھاریں، کیونکہ شیطان اسے آپ دونوں میں اختلاف کا ذریعہ بنا کر آپ دونوں کے درمیان مخالفت ڈال دےگا.

آپ کے یہی کافی ہے کہ آپ کا خاوند اپنا مال حلال میں بلکہ ایك خیر و بھلائی کے کام میں خرچ کر ہا ہے اور ان شاء اللہ اسے اس کا اجروثواب بھی حاصل ہوگا.

آپ کا خاوند اپنے گھر والوں کی معاونت میں جو رقم خرچ کر رہا ہے اس پر پریشان مت ہوں، بلکہ اس سلسلہ میں اس کی معاونت کریں، اور اسے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوك اور صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دلائیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرنے سے اللہ تعالی خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا کرتے ہوئے اس کی روزی میں برکت ڈالتا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان بھی ہے:

اور جو کچھ بھی تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو تو اللہ تعالی اس کا بدلہ دیتا ہے، اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے سبا (39).

اور ہو سکتا ہے اگر آپ کا خاوند اپنے گھر والوں والدین اور بہن بھائیوں پر تنگی کرے تو اللہ تعالی اس کی روزی میں تنگی کر دے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ کی راہنمائی کرے.

واللہ اعلم .